

## مدد کرنے والے خوش نصیب!

مولانا رضی الاسلام ندوی

ایک حدیث قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ روز قیامت بندے سے فرمائے گا: میں پیار تھا، لیکن تو نے میری دیکھ بھال نہیں کی تھی۔ بندہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں کیسے تیری دیکھ بھال کرتا، تو تو سارے جہاں کا نگہبان ہے؟  
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندہ پیار تھا؟ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے اس کی دیکھ بھال کی ہوتی تو مجھے اس کے پاس پاتا؟  
 (پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا) میں نے تجھ سے کھانا ماٹا تھا، مگر تو نے مجھے نہیں کھلایا تھا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھلاتا، تو تو سارے جہاں کا پالن ہار ہے؟  
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا ماٹا تھا، مگر تو نے اسے نہیں کھلایا تھا؟ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو اسے کھلاتا تو اسے میرے پاس پاتا؟  
 (پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا) میں نے تجھ سے پانی ماٹا تھا، مگر تو نے مجھے نہیں پلا یا تھا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پلاتا، تو تو سارے جہاں کا پالن ہار ہے؟  
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی ماٹا تھا، مگر تو نے اسے نہیں پلا یا تھا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو اسے پلاتا تو اسے میرے پاس پاتا؟ (مسلم: ۲۵۶۹)

اس حدیث پاک سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام میں خدمتِ خلق کو تنا عظیم مقام دیا گیا ہے۔ ایک انسان اپنے جیسے دوسرے انسانوں کی مدد کرتا ہے۔ وہ بھوکے ہوں تو ان کے لیے راشن یا کھانے کا نظم کرتا ہے۔ پیاسے ہوں تو ان کے لیے پانی کا انتظام کرتا ہے۔

بیمار ہوں تو ان کے علاج معالجے کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا کرنے والے فرد نے انسانوں کی مدد نہیں کی، بلکہ خود اللہ کی مدد کی ہے۔ اس نے انسانوں کا علاج نہیں کیا، بلکہ خود اللہ کا علاج کیا ہے۔ اس نے انسانوں کو کھانا نہیں کھلایا، بلکہ خود اللہ کو کھلایا ہے۔ اس نے انسانوں کو پانی نہیں پلایا، بلکہ خود اللہ کو پلایا ہے۔

اس تصوّر کو قرآن و حدیث میں بہت نمایاں کر کے پیش کیا گیا ہے کہ یہ مال و دولت اور آسودگی، اللہ کا دیا ہوا انعام ہے۔ لیکن جب ایک بندہ مومن اسے انسانوں کی ضروریات پر خرچ کرتا ہے، تو اللہ اسے اپنے ذمے قرض کی حیثیت دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ روز قیامت اسے خوب بڑھا چڑھا کر خرچ کرنے والے کو واپس کرے گا۔ قرآن کریم میں ہے:

کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسن دے، تاکہ اللہ اُسے کئی گناہ بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟

(البقرہ: ۲۴۵)

اسی طرح ایک حدیث میں ہے: جب انسان اپنی پاکیزہ کمائی میں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لینتا ہے اور اسے خوب اہتمام سے پروان چڑھاتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے پالتو جانور کے بچے کی نگہ داشت اور پرورش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس نے ایک کھجور کا صدقہ کیا ہو تو وہ اللہ کی نگرانی میں بڑھتے بڑھتے پھاڑ کے برابر ہو جاتا ہے (بخاری: ۱۳۱۰، مسلم: ۱۰۱۲)۔

”کورونا، نامی و بائی مرض کے بھیلاوے کے موقعے پر جو لوگ خدمتِ خلق کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں، وہ انتہائی غلطیم مشن کے خوش نصیب رہی ہیں:

- اس مرض کی خطرناکی سے اچھی طرح واقف ہونے کے باوجود جو لوگ علاج معالجے کی خدمت انجام دے رہے ہیں، ان کا کام بلا مبالغہ جہاؤ کے مثل ہے۔
- جو لوگ اس کام میں اپنی زندگی ہار بیٹھیں، وہ بلا شہمہ ”شہادت“ کے منصب پر فائز ہوں گے۔
- جو لوگ اس موقعے پر خوب بڑھ چڑھ کر خیرات و صدقات دے رہے ہیں، وہ درحقیقت اللہ کو قرض دے رہے ہیں۔ جسے خوب بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ کا وعدہ پورا ہونا یقینی ہے۔

• جو لوگ اس موقع پر غذائی اشیا ضرورت مندوں تک پہنچانے کی خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ حقیقت میں اللہ کی مدد کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دن اپنے کاموں کا بھر پور بدلہ پائیں گے۔

### بھوکوں کو کھانا کھلانا، ایک عظیم خدمت

ہمارے ملک میں آج کل لاک ڈاؤن سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے وہ خون کے آنسو لانے والی ہے۔ اپنے گھر سے باہر نکلیے یا فون پر کسی عزیز سے بات کیجیے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرف قدم پر ایسے مرد، عورت، بڑھے، جوان، بڑے، اڑکیاں، بچیاں اور نیچے نظر آتے ہیں جو فاقوں سے دوچار ہیں۔ ان کے مرحابے ہوئے چہرے ان کی بے چارگی کی گواہی دیتے ہیں۔ انھیں دیکھ کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد آ جاتا ہے:

سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے کو کھانا کھلادو (بیہقی، فی شب الایمان: ۳۳۶۷، الترغیب والتریبۃ: ۲/۹۲)۔

امن کی حالت اور شکم سیری اللہ تعالیٰ کی دو بہت بڑی نعمتوں ہیں (قریش: ۳: ۱۰۲)۔ ان کے مقابلے میں خوف اور بھوک اللہ کی نعمتوں پر ناشکری کی سزا بھی ہے، جس سے اللہ انسانوں کو دوچار کرتا ہے (الحل: ۱۲: ۱۱۲) اور اس کی طرف سے کی جانے والی آزمائشیں بھی ہیں، جو انسانوں کو لاحق ہوتی ہیں (البقرۃ: ۲: ۱۵۵)۔

انسان اپنی دیگر ضروریات کو ثالث سکتا ہے، اس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو تو کچھ صبر کر سکتا ہے، مکان نہ ہو تو کھلے آسمان کے نیچے گزار کر سکتا ہے، لیکن بھوک کو زیادہ وقت تک ثالث اس کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔ بھوک کا معاملہ تو اور بھی دیگر گوں ہوتا ہے کہ وہ بھوک برداشت نہیں کر پاتے۔ چنانچہ رونے پیٹنے اور دوایلا کرنے لگتے ہیں اور انھیں دیکھ کر والدین کا لایجہ پھٹنے لگتا ہے۔ رفاقت کاموں کی بے شمار صورتیں ہیں، لیکن آج کل بھوکوں کو کھانا کھلانا ایک انتہائی اہم اور ضروری کام ہے، جس کی طرف اصحابِ خیر کو فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

یہ غور طلب بات ہے، جس میں اجمانی طور پر کہا جا سکتا تھا: ”اللہ کی راہ میں خرچ کرو، غریبوں اور محتاجوں کی ضروریات پوری کرو، ان کے کام آؤ“۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر

مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب کیوں دی؟ اور اس کے آخری رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے کھانا کھلانے کو عظیم صدقہ کیوں قرار دیا؟

قرآن مجید میں مسکینوں کو کھانا کھلانے کی مختلف صورتوں کا بیان ہے۔ جو شخص روزہ نہ رکھ سکے، اس کا فندیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے (البقرہ: ۲: ۱۸۳)۔ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے (المائدہ: ۵: ۸۹)۔ حرم میں کوئی شخص شکار کرے تو اس کا کفارہ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے (المائدہ: ۵: ۹۵)۔ ظہار (بیوی کو ماں کہہ دینے) کا کفارہ ۲۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے (المجادۃ: ۸: ۵۸)۔ پریشانی کے دن تیبیوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کو عظیم عمل کہا گیا ہے (البلد: ۹۰: ۱۲-۱۳)۔ اہل جنت کا ایک وصف یہ بیان کیا گیا کہ وہ دنیا میں اللہ کو خوش کرنے کے لیے مسکینوں، تیبیوں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے (الدھر: ۶: ۸)۔ اسی طرح جہنم کا ایندھن بننے والوں کا ایک جرم یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ نہ خود مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور نہ دوسروں کو اس نیک کام پر ابھارتے تھے (الفجر: ۸: ۱۸، الماعون: ۷: ۱۰)۔

اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی ہیں:

- بھوکے کو کھانا کھلاؤ (بخاری: ۳۰۳۶)۔
- کھانا کھلانے والے جنت میں جائیں گے (مسند احمد: ۸۲۹۵)۔
- جو شخص کسی بھوکے کو کھانا کھائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جت کے پھلوں میں سے کھائے گا (المجموع للنبوی: ۶: ۲۳۵)۔
- صدقے کی ایک صورت یہ ہے کہ تم بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاو (سید اعلام النبلا، الذہبی: ۱۶/ ۳۵۹)۔
- وہ شخص مومن نہیں جو خود تو آسودہ ہو، لیکن اس کا پڑو سی بھوکا ہو (الترغیب والترہیب: ۳۲۳/ ۳)۔

ان آیات اور احادیث میں خاص طور پر کھانا کھلانے کا تذکرہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے وجوہ خیر میں اس عمل کو بارگاہ الہی میں بہت زیادہ پسندیدگی سے دیکھا گیا ہے۔

ان اطلاعات سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ پورے ملک میں بہت سے اصحابِ خیر نے بھوکوں کو کھانا کھلانے کے خصوصی انتظامات کیے ہیں اور بلا تفریق مذہب و ملت وہ سب کو فیض یاب کر رہے ہیں۔ بعض علاقوں میں جماعتِ اسلامی کی جانب سے کھانے کے پیش کی تقسیم کا نظم دیکھنے کا موقع ملا تو یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ جماعت کے علاوہ بھی بہت سے لوگ اس کا برخیر کو انجام دے رہے ہیں۔ یہ سب اپنی گاڑیوں میں پکے ہوئے کھانے کے پیش بھر کرتے ہیں اور مسافروں، راستے چلتے ہوئے لوگوں اور حجاجیوں جھونپڑیوں کے مکینوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس وقت کی بہت بڑی ضرورت پوری کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو خوش کر رہے ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں اس کا بدل صرف جنت ہے۔

#### سفید پوشوں کی خبر لیجیجی

لاؤ ڈاؤن کے نتیجے میں عوام جس بھوک اور افلاس کا شکار ہیں، اس کے تدارک کے لیے اصحابِ خیر کا جذبہ اتفاق ماشاء اللہ جوش میں ہے۔ وہ بڑے پیمانے پر کھانا پکا کر بھی تقسیم کر رہے ہیں اور راشن کے پیکٹ اور پیچنے تیار کر کے بھی مستحقین تک پہنچا رہے ہیں۔ ان کی یہ جدوجہد بڑی قابلِ مبارک باد اور لائق تحسین ہے۔ اس موقعے پر ایک اور اہم پہلو کی طرف توجہ دلانی مقصود ہے کہ کہیں وہ نظر سے اچھل نہ رہ جائے۔ وہ ہے ان لوگوں کی طرف دستِ تعاون بڑھانا، جو اپنی ضرورت مندی کا اظہار اپنی زبان سے نہیں کر سکتے۔ جن کی سفید پوشاں ان کے منہ پرتالے ڈال دیتی ہے، جو فاقوں پر فاقہ تو کر سکتے ہیں، لیکن اپنے فقر کی بھنک اپنے فریبی لوگوں کو بھی دینا گوارا نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں دو مقامات پر اہل ایمان کے کچھ اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک وصف یہ ہے:

وَالَّذِينَ قَيْمَةَ الْهُدَىٰ حَتَّىٰ مَعْلُومٌ ۗ لِّلشَّاَبِلِ وَالْمَعْرُوفِ ۚ (المعارج ۷۰: ۲۳-۲۵)

اور جن کے مالوں میں ایک حق مقرر ہے، سائل (مانگنے والے) کا بھی اور

محروم کا بھی۔

بھی مضمون ایک لفظ (معلوم) کی کی کے ساتھ سورہ ذاریات (آیت ۱۹) میں بھی آیا ہے۔

ان آیات میں دو الفاظ خصوصی توجہ کے مستحق ہیں: ایک 'حق' اور دوسرا 'محروم کا حق'۔

مطلوب یہ ہے کہ اہل ایمان جب اپنی کمائی میں سے کسی کو کچھ دیتے ہیں، تو یہ نہیں سوچتے کہ وہ اس پر احسان کر رہے ہیں، بلکہ ان کے ذہن میں یہ بات روشنی کی طرح صاف دکھائی دے رہی ہوتی ہے کہ ”ان کے مال میں یہ ان کا حق ہے۔ اس طرح انھیں دے کر وہ ان کے حق سے سبک دوش ہو رہے ہیں۔ ان آیات میں ”محروم“ کا لفظ سائل (ماگنے والا) کے مقابلے میں آیا ہے۔ جس سے اس کے معنی متعین ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے وہ شخص جو ضرورت مند ہونے کے باوجود مالگئے کی بہت نہ کر سکے اور ہاتھ نہ پھیلائے۔

ہمارے ارد گرد معاشرے میں بہت سے سفید پوش ہو سکتے ہیں، جن میں: ہمارے رشتے دار، ہمارے دوست احباب، ہمارے دفتر و میں کام کرنے والے ملازمین، مخلوقوں میں پھیری لگا کر روزمرہ کا سامان ییچنے والے اور خوانچا فروش، وغیرہ۔ ہم اپنے دماغ پر تھوڑا سازور دیں تو ایسے متعدد سفید پوشوں کی تصویریں ہمارے سامنے آ جائیں گی۔ ہماری ذمے داری ہے کہ ہم ان کی غیرت اور خودداری کو مجروم نہ ہونے دیں، اور اس موقعے پر ان سے اس طرح تعاون کریں کہ انھیں شرمندگی کا ذرا بھی احساس نہ ہو۔ ہم عام صدقات و خیرات کے علاوہ زکوٰۃ سے بھی ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ دینے والی کی نیت ہونی چاہیے کہ وہ ”زکوٰۃ“ ادا کر رہا ہے۔ جس کو زکوٰۃ کی رقم دی جائی ہے اس کا جانتا ضروری نہیں کہ اس کو دی جانے والی رقم زکوٰۃ ہے۔

شریعت میں مستحق کو مدد دیتے وقت اتفاق کے معاملے میں پوشیدگی کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ روزِ قیامت جو لوگ اس وقت عرشِ الٰہی کے سایے میں ہوں گے، جب اس کے سایے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں ایک وہ شخص بھی ہوگا، جو اس طرح خرچ کرے کہ اس کے باعث میں ہاتھ کو خرمش ہونے پائے کہ اس کے داعیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (بخاری: ۴۲۰؛ مسلم: ۱۰۳۱)۔ موجودہ بحران میں بہت سے لوگ دل کھول کر اپنا مال لٹا رہے ہیں۔ انہوں نے بڑے بڑے لنگر کھول رکھے ہیں، جن کے ذریعے بلا تفریق مذہب و ملت انسانوں کی بھوک مٹا رہے ہیں۔ ایسے میں وہ لوگ بارگاہِ الٰہی میں خصوصی اجر کے مستحق ہوں گے جو بہت خاموشی سے معاشرے کے ایسے سفید پوشوں کی مدد کر رہے ہیں، جن کی خودداری انھیں ہاتھ پھیلانے کی اجازت نہیں دیتی اور جن پر عموماً اصحابِ خیر کی نظر نہیں پڑتی۔

### صدقی کی بزار صورتیں

ایک مرتبہ غریب صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: مال دار لوگ ہم سے بازی لے گئے: وہ نماز پڑھتے ہیں، ہم بھی پڑھتے ہیں۔ وہ روزہ رکھتے ہیں، ہم بھی رکھتے ہیں۔ وہ صدقہ کرتے ہیں، لیکن ہمارے پاس مال نہیں ہے کہ صدقہ کر سکیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کی بہت سی صورتیں بتائی ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے، کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کے ہر جوڑ، ہڈی، پور کے حساب سے روزانہ اس پر صدقہ کرنا لازم ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: ہم اتنا صدقہ کیسے کر سکتے ہیں؟ اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے اعمال کا تذکرہ کیا اور انھیں صدقہ قرار دیا۔ یہ احادیث بہت سی کتب حدیث میں مروی ہیں (چند حوالے ملاحظہ ہوں: بخاری ۷۰۷، ۲۸۹۱، ۲۹۸۹، مسلم: ۷۰۰، ۱۰۰۹، ۱۵۵۲، ابوداؤد: ۱۲۸۵، ۱۵۶۷، ۵۲۲۳، ترمذی: ۱۹۵۶، نسائی: ۲۵۳۸، ابن ماجہ: ۲۳۱۸، احمد: ۷۵۷، ۲۱۳۸۲، وغیرہ)۔

ان احادیث میں صدقے کی جو صورتیں بیان کی گئی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

- اللہ کی پاکی بیان کرنا (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے • اللہ کی کبر یا تیار بیان کرنا صدقہ ہے
- لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے • اللہ کی حمد بیان کرنا (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے • نماز پڑھنا صدقہ ہے
- دور کعت چاشت کی نماز پڑھنا صدقہ ہے • روزہ رکھنا صدقہ ہے • حج کرنا صدقہ ہے
- جنازہ کے پیچھے چلانا صدقہ ہے • مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے • کسی کوراستہ بتادینا صدقہ ہے
- راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے • راستے سے ہڈی، پنھر، کانٹا ہٹا دینا صدقہ ہے
- ملنے والے کو سلام کرنا صدقہ ہے • اچھی بات کی تلقین کرنا صدقہ ہے • کسی غلط کام سے روکنا صدقہ ہے • میاں بیوی کا صنفی تعلق صدقہ ہے • تنگ دست مقروض کو مہلت دینا صدقہ ہے • کسی کم زور کی مدد کرنا صدقہ ہے • کوئی آدمی اوچا سنتا ہو، زور سے بول کر اسے کوئی بات سنا دینا صدقہ ہے • کسی شخص کی بیانی کم زور ہو، اس کی کوئی ضرورت پوری کر دینا صدقہ ہے • کوئی شخص کمزور، لاچار ہو، اپنی طاقت سے اس کا کوئی کام کر دینا صدقہ ہے • کوئی شخص اپنی بات صحیح

طریقے سے نہ رکھ سکتا ہو، اپنی قوتِ بیانی سے اس کی بات صحیح طریقے سے پیش کر دینا صدقہ ہے • کسی کا لباس بوسیدہ ہو گیا ہو، اسے لباس فراہم کر دینا صدقہ ہے • کسی ننگے کو کپڑا پہننا دینا صدقہ ہے • کسی ناپینا کو صحیح راستے پر پہنچا دینا صدقہ ہے • اپنے بھائی سے مسکرا کر بات کرنا صدقہ ہے • اپنے برٹن سے اپنے بھائی کے برٹن میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے • کوئی شخص بھٹک گیا ہو تو اسے صحیح راستہ بتا دینا صدقہ ہے • لڑائی جھگڑا کرنے والے دو افراد کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے • کسی شخص کو سواری پر بیٹھنے میں مدد دینا صدقہ ہے • سواری پر بیٹھے ہوئے کسی شخص کا سامان اٹھا کر اسے دے دینا صدقہ ہے • اچھی بات صدقہ ہے • نماز کے لیے مسجد کی طرف اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے • کسی کو راستہ نہ معلوم ہو، اسے راستہ بتا دینا صدقہ ہے • کسی کے درخت/کھیت سے کوئی شخص کچھ کھالے، یہ اس کی طرف سے صدقہ ہے • کسی کے درخت/کھیت سے کوئی جانور یا پرندہ کچھ کھالے، یہ اس کا صدقہ ہے • کسی مسافر کی راہ نمائی کر دینا صدقہ ہے • کسی کاری گر کو اس کے کاروبار میں مدد کرنا صدقہ ہے • کسی کو پانی پلا دینا صدقہ ہے • کسی کام میں اپنے بھائی کی مدد کر دینا صدقہ ہے • آدمی جو خود کھائے (حلال روزی) وہ صدقہ ہے • آدمی جو اپنے بچوں کو کھلائے، وہ صدقہ ہے • آدمی جو اپنے خادم کو کھلائے وہ صدقہ ہے • کوئی پریشان حال مدد کا طالب ہو، اس کے ساتھ جا کر اس کی پریشانی دور کر دینا صدقہ ہے • اپنی جان اور عزّت و آبرو کی حفاظت کرنے کی جدوجہد کرنا صدقہ ہے • کسی کو اپنی ذات سے نقصان نہ پہنچانا بھی صدقہ ہے۔

صدقہ کی ان تمام صورتوں کا تذکرہ احادیث میں آیا ہے۔ ان پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ان میں سے صرف چند ہی حقوق اللہ سے متعلق ہیں، زیادہ تر کا تعلق انسانوں کے حقوق سے ہے، جن میں اہل خانہ، رشتہ دار، عام مسلمان، غیر مسلم، حتیٰ کہ حیوانات بھی شامل ہیں۔

ان احادیث کی رو سے کورونا کی وبا کی وجہ سے پوری دنیا میں جو افراد قری بربپا ہے، اس میں کسی بھی حیثیت سے کسی انسان کی مدد کر دینا صدقہ ہے۔

---